BUDC-134

B.A General Urdu Programme (BAG)

ASSIGNMENT

(July 2023- January 2024)

Study of Urdu Nazm

BUDC-134

اردو نظم کا مطالعہ

School of Humanities

Indira Gandhi National Open University

Maidan Garhi, New Delhi-110068

اسائن منٹ

بی- اے جنرل اردو(CBCS)پروگرام

عزیز طلبا!

یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کو دل لگاکر پڑھااور اسے سمجھاہو گا۔اس کی جانچ پرکھ کے لیے آپ کے اس کورس میں ایک اسائن منٹ رکھا گیاہے۔یہ اسائن منٹ آپ کے مطالعے اور صلاحیت کو جانچنے پرکھنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے تاکہ آپ اپنا جائزہ خود لے سکیں۔ اسائن منٹ اپنے مقررہ وقت میں جمع کرنا ضروری ہے تاکہ آپ امتحان میں بیٹھنے کے لائق ہو سکیں۔اسائن منٹ جمع کیے بغیر آپ امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔یہ اسائن منٹ آپ کی صلاحیت میں نکھار پیدا کرے گا اور آپ کی معلومات میں اضافہ کرے گا۔اس لیے آپ اپنے اس کورس کی اکائیوں کا بغور مطالعہ کیجیے۔دوران مطالعہ اگر ذہن میں کوئی سوال پیدا ہو یا کچھ باتوں کو سمجھنے میں دشواری پیش آئے تو آپ اپنے اسٹڈی سنٹر جاکر اپنے کاؤنسلر سے رابطہ کیجیے۔یہ اسائن منٹ ٹیوٹر مارکڈ اسائن منٹ(TMA)ہے جو پورے کورس کا احاطہ کرتا ہے اور سو(100) نمبروں پر مشتمل ہے۔

مقصد:

اس اسائن منٹ کا مقصد یہ پتہ لگاناہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کے تمام بلاک کی تمام اکائیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اسے کتنا سمجھا اور اس سے کس قدر فائدہ اٹھایاہے۔اس اسائن منٹ کا مقصد یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ اس کورس کا مطالعہ کرکے آپ کی معلومات میں کس قدر اضافہ ہوا اور آپ کی صلاحیت میں کتنا نکھار پیدا ہوا ہے۔

مشورہ:

سوالوں کو غور سے پڑھیے اور ان نکات کو سمجھیے جن پر سوالات کی بنیاد ہے۔ضروری باتیں نوٹ کرکے انھیں منطقی ربط کے ساتھ پیش کیجیے۔ سوالوں کے جواب کتابوں سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔اکائیوں کی عبارت کو ہو بہو نقل کرنے سے گریز کیجیے۔اپنے جوابات محتاط ہو کر تجزیاتی انداز میں لکھیے۔مضمون نما سوالات کو شروع میں تمہید اور آخر میں اخذ شدہ نتائج کے ساتھ لکھیے۔تمہید میں بتائیے کہ آپ نے سوال کو کس طرح سمجھا ہے اور جواب کس طرح پیش کرنے جارہے ہیں۔آخر میں سوال کے جواب کو سمیٹ کر نتیجہ اخذ کیجیے

اور جواب دیتے وقت دوسری کتابوں کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کے مطالعے کی وسعت کا اندازہ ہو گا اور موضوع پر آپ کی گرفت اور گیرائی کا بھی پتہ چل سکے گا۔

آپ کو اپنے جوابات کے سلسلے میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ

- منطقی نوعیت کے ہوں
- جملے اور پیراگراف کے درمیان ربط ہو
- خیال اور طرز تحریر میں مطابقت ہو
- سوالوں کے مطابق ہی جامع جواب تحریر کیجیے

ہدایت:

یاد رہے کہ سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے سے پہلے آپ کو ہر کورس کا اسائن منٹ جمع کرنا ہے۔ اسائن منٹ کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیے تاکہ گم ہونے کی شکل میں حوالے کے لیے آپ کے پاس اپنا اسائن منٹ موجود ہو۔ ہماری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

اپنا اسائن منٹ لکھنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے:

1۔ پروگرام گائڈ میں اسائن منٹ سے متعلق دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کیجیے۔

2۔ اپنا نام، رول نمبر اور تاریخ کاپی کے پہلے حصہ کی بائیں جانب لکھیے۔

3۔ کاپی کے بیچ میں کورس کا نام، اسائن منٹ نمبر اور اپنے اسٹڈی سنٹر کا نام لکھیے۔

4۔ آپ کو ہر کورس کا اسائن منٹ جمع کرنا ہے۔ اگر اسائن منٹ جمع نہیں کیا تو سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

5۔ اپنے اسائن منٹ کے لیے فل اسکیپ سائز کا کاغذ کا استعمال کیجیے۔

6۔ جواب سے پہلے متعلقہ سوال لکھنا ضروری ہے۔

7۔ اسائن منٹ اپنی تحریر میں ہونا چاہیے۔

8۔ اسائن منٹ آپ اپنے اسٹڈی سنٹر پر جمع کیجیے۔

آپ اپنے اسائن منٹ کی کاپی کا پہلا صفحہ اس طرح پر کیجیے:

Course Title-----------------------/ ----------------------کورس کا عنوان(اردو)

--رول نمبر-------------------------اسائن منٹ نمبر

Name in English---------------------------/ ---------------------نام(اردو)

---اسٹڈی سنٹر کا نام

Note:

Last date for submission of Assignment

For December Examination: 31st October

For June Examination: 30th April

Good Luck!

ٹیوٹر مارکڈ اسائنمنٹ

Course Code:	BUDC-134
Course Title:	اردو نظم کا مطالعہ
Assignment Code:	BUDC-134/TMA/2023-2024
Coverage:	All 3 Blocks
Marks:	100

ہدایت:- سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ سوالوں کے نمبر سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

سوال1۔ علامہ اقبال کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔ (10)

یا

محمد حسین آزاد کی نظم نگاری پر ایک مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

سوال2۔ خواجہ الطاف حسین حالی کا تعارف پیش کیجیے۔ (10)

یا

نظم 'مرثیہ بال گنگادھر تلک' کے درج ذیل دو بند کے مفہوم کو بیان کیجیے۔

موت نے رات کے پردے میں کیا کیسا وار روشنی صبح وطن کی ہے کہ ماتم کا غبار
معرکہ سرد ہے، سویا ہے وطن کا سردار طنطنہ شیر کا باقی نہیں، سونی ہے کچھار
بے کسی چھائی ہے، تقدیر پھری جاتی ہے
قوم کے ہاتھ سے تلوار گری جاتی ہے

اٹھ گیا دولتِ ناموس وطن کا وارث   قومِ مرحوم کے اعزازِ کہن کا وارث

جاں نثارِ ازلی، شیرِ دکن کا وارث   پیشواؤں کے گرجتے ہوئے رن کا وارث

تھی سمائی ہوئی پونا کی بہار آنکھوں میں

آخری دور کا باقی تھا خمار آنکھوں میں

سوال 3۔ اردو نظم کے ارتقا پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔ (10)

یا

نظم 'آبِ زلال' کے درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

خدا نے دی ہے تم کو عقل و تمیز   ذرا دیکھو تو یہ پانی ہے کیا چیز

دکھاؤ کچھ طبیعت کی روانی   جو دانا ہو تو سمجھو کیا ہے پانی

یہ مل کر دو ہواؤں سے بنا ہے   گرہ کھل جائے تو فوراً ہوا ہے

نظر ڈھونڈے مگر کچھ بھی نہ پائے   زباں چکھے مزہ ہرگز نہ آئے

ہواؤں میں لگایا خوب پھندا   انوکھا ہے تری قدرت کا دھندا

نہیں مشکل اگر تیری رضا ہو   ہوا پانی ہو اور پانی ہوا ہو

مزاج اُس کو دیا ہے نرم کیسا   جگہ جیسی ملے بن جائے ویسا

نہیں کرتا جگہ کی کچھ شکایت   طبیعت میں رسائی ہے نہایت

نہیں کرتا کسی برتن سے کھٹ پٹ   ہر اک سانچے میں ڈھل جاتا ہے جھٹ پٹ

نہ ہو صدمے سے ہرگز ریزہ ریزہ   نہ ہو زخمی اگر لگ جائے نیزہ

(حصہ ب)

سوال4۔ نظم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام و خصوصیات سے بحث کیجیے۔ (15)

یا

خواجہ الطاف حسین حالی کی نظم 'مرثیۂ دہلی مرحوم' کے درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

تذکرۂ دہلی مرحوم کا اے دوست نہ چھیڑ	نہ سنا جائے گا ہم سے یہ فسانا ہر گز
داستان گل کی خزاں میں نہ سنا اے بلبل	ہنستے ہنستے ہمیں ظالم نہ رُلانا ہر گز
ڈھونڈتا ہے دل شوریدہ بہانے مطرب	درد انگیز غزل کوئی نہ گانا ہر گز
صحبتیں اگلی مصور ہمیں یاد آئیں گی	کوئی دل چسپ مرقع نہ دکھانا ہر گز
موجزن دل میں ہیں یاں خون کے دریا اے چشم	دیکھنا ابر سے آنکھیں نہ چرانا ہر گز
لے کے داغ آئے گا سینے پہ بہت اے سیاح	دیکھ اس شہر کے کھنڈروں میں نہ جانا ہر گز
چپے چپے پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہہ خاک	دفن ہو گا کہیں نہ اتنا خزانا ہر گز
مٹ گئے تیرے مٹانے کے نشاں بھی اب تو	اے فلک اس سے زیادہ نہ مٹانا ہر گز
وہ تو بھولے تھے ہمیں ہم بھی انھیں بھول گئے	ایسا بدلا ہے نہ بدلے گا زمانا ہر گز
جس کو زخموں سے حوادث کے اچھوتا سمجھیں	نظر آتا نہیں اک ایسا گھرانا ہر گز
ہم کو گر تو نے رُلایا تو رُلایا اے چرخ	ہم پہ غیروں کو تو ظالم نہ ہنسانا ہر گز
یار خود روئیں گے کیا ان پہ جہاں روتا ہے	ان کی ہنستی ہوئی شکلوں پہ نہ آنا ہر گز
آخری دور میں بھی تجھ کو قسم ہے ساقی	بھر کے اک جام نہ پیاسوں کو پلانا ہر گز
بخت سوئے ہیں بہت جاگ کے اے دورِ زماں	نہ ابھی نیند کے ماتوں کو جگانا ہر گز
یاں سے رخصت ہو سویرے کہیں اے عیش و نشاط	نہیں اس دور میں یاں تیرا ٹھکانا ہر گز

سوال5۔ اسمٰعیل میرٹھی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔ (15)

یا

پنڈت برج نارائن چکبست کی نظم نگاری پر ایک تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

(حصہ ج)

سوال6۔ اردو نظم کے تہذیبی اور سماجی پس منظر پر ایک تفصیلی مضمون قلم بند کیجیے۔ (20)

یا

نظیر اکبر آبادی کی نظم 'آدمی نامہ' کا جائزہ لیجیے۔

دنیا میں بادشاہ ہے، سو ہے وہ بھی آدمی   اور مفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
زردار و بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی   نعمت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو چبا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی نار ہے اور آدمی ہی نور   یاں آدمی ہی پاس ہے اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حُسن و قبح میں ہے یاں ظہور   شیطاں بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکر و زُور
اور ہادی، رہنما ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں   بنتے ہیں آدمی ہی امام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآن اور نمازیاں   اور آدمی ہی ان کی چُراتے ہیں جوتیاں
جو ان کو تاڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی   اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اتارے ہے آدمی   چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سُن کے دوڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

بیٹھے ہیں آدمی ہی دُکانیں لگا لگا   کہتا ہے کوئی لو! کوئی کہتا ہے لا رے لا!
اور آدمی ہی پھرتے ہیں رکھ سر پہ خوانچا   کس کس طرح سے بیچے ہیں چیزیں بنا بنا
اور مول لے رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اک آدمی ہیں جن کے یہ کچھ زرق برق ہیں — روپے کے جن کے پاؤں ہیں، سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تابہ شرق ہیں — کمخواب، تاش، شال، دوشالوں میں غرق ہیں
اور چیتھڑوں لگا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر — ہیں آدمی ہی صاحب عزت اور حقیر
یاں آدمی مرید ہے اور آدمی ہی پیر — اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیرؔ
اور سب میں جو بُرا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

سوال 7۔ اکبر الہ آبادی کی حیات و خدمات بیان کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری سے بحث کیجیے۔ (20)

یا

جوش ملیح آبادی کی نظم 'البیلی صبح' کا جائزہ لیجیے۔

نظر جھکائے عروسِ فطرت جبیں سے زلفیں ہٹا رہی ہے

سحر کا تارا ہے زلزلے میں، اُفق کی لَو تھرتھرا رہی ہے

روِش روِش نغمۂ طرب ہے، چمن چمن جشنِ رنگ و بو ہے

طیور شاخوں پہ ہیں غزل خواں، کلی کلی مُسکرا رہی ہے

ستارۂ صبح کی رسیلی جھپکتی آنکھوں میں ہیں فسانے

نگارِ مہتاب کی نشیلی نگاہ جادو جگا رہی ہے

طیور بزمِ سحر کے مطرب، لچکتی شاخوں پہ گا رہے ہیں

نسیم فردوس کی سہیلی، گلوں کو جھولا جھُلا رہی ہے

کلی پہ بیلے کی کس ادا سے پڑا ہے شبنم کا ایک موتی

نہیں، یہ ہیرے کی کیل پہنے کوئی پری مسکرا رہی ہے

سحر کو مد نظر ہیں کتنی رعایتیں چشم خوں فشاں کی

ہوا بیاباں سے آنے والی لہو میں سرخی بڑھا رہی ہے

شلوکا پہنے ہوئے گلابی، ہر اک سبک پنکھڑی چمن میں

رنگی ہوئی سرخ اوڑھنی کا ہوا میں پلّو سکھا رہی ہے

فلک پہ اس طرح چھُپ رہے ہیں ہلال کے گرد و پیش تارے

کہ جیسے کوئی نئی نویلی جبیں سے افشاں چھُڑا رہی ہے

کھٹک یہ کیوں دل میں ہو چلی پھر؟ چٹکتی کلیو! ذرا ٹھہرنا

ہوائے گُلشن کی نرم رو میں یہ کیسی آواز آ رہی ہے؟